مجددی انقلاب

محمد بدرالاسلام صدیقی

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

مجددی انقلاب

جہانے راد گرگوں کرد یک مردِ خود آگاہے

محمد بدر الاسلام صدیقی

انقلاب کیا ہے؟

انقلاب ایک ایسی ہمہ گیر زبردست اور ہنگامہ خیز تبدیلی کا نام ہے جس سے معاشرہ کی تسلیم شدہ بنیادوں کو ڈھا کر اس کی تعمیر و تشکیل نئے سرے سے کی جاتی ہے، اس کی ہر چول اپنی جگہ سے ہل جاتی ہے، یہ ایسی اتھل پتھل کا نام ہے جس سے پورا ماحول تبدیل ہو جاتا ہے، عزت والے ذلیل اور ذلت کے مارے مقامِ عزت پر فائز ہو جاتے ہیں، الغرض سوسائٹی کا اوپر سے لے کر نیچے تک ہمہ گیر تبدیلی کا نام انقلاب ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک مادر گیتی نے کئی تہذیبوں کو جنم دیا اور آغوشِ عالم نے متعدد انقلابات کی پرورش کی اب تک کتنے انقلاب آئے یہ شمار تو مشکل ہے، لیکن دنیا کا عظیم ترین اسلامی انقلاب غارِ حرا سے شروع ہوا، حرمِ کعبہ، دارِ ارقم، شعب ابی طالب، غارِ ثور، قبا، بدر و احد اور خندق و حنین سے ہوتا ہوا فتحِ مکہ پر منتج ہوا جب اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ حقیقت ترجمان پر وحی الٰہیہ کے کلمات مبارکہ تھے:

﴿جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا﴾۔

حق و باطل کی جنگ ازل سے رہی اسلام مخالف قوتوں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ دینِ متین کو ختم نہ ہی سہی کم از کم اس میں نئی باتیں دخیل کر دیں لیکن اسلام کا اٹل فیصلہ یہ ہے کہ حلال وحرام کا مرکب حرام اور حق اور باطل کا مجموعہ باطل ہوتا ہے، کیونکہ حق باطل کے ساتھ شراکت کو کبھی قبول نہیں کرتا۔

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانِ حق و باطل نہ کر قبول

ایسی ہی ایک جماعت جلال الدین اکبر بادشاہ کے زمانہ میں اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہوئی، اور اس کے نتیجہ میں اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام اور محرمات کو حلال قرار دے دیا گیا حکومت کی سرپرستی میں اسلامی عقائد وعبادات واعمال اور اسلام کو ختم کرنے کی منظم سازش کی گئی آفتاب کی دن میں چار مرتبہ عبادت کی جانے لگی، اسی طرح آگ، پانی، درخت اور تمام مظاہرِ فطرت حتیٰ کہ گائے اور گائے کے گوبر تک کو پوجا جانے لگا شراب، سود اور جوئے کو حلال قرار دیا گیا، غسلِ جنابت کی فرضیت کو منسوخ کر دیا گیا وغیرہ.....، بادشاہ کو سجدہ تعظیمی ضروری قرار دیا گیا، کلمہ تبدیل کر دیا گیا، جاہل صوفیاء نے

Marfat.com

تصوف میں غیر شرعی باتیں دخیل کر دیں الغرض دینِ اسلام کی بجائے دینِ الٰہی کی ترویج شروع ہو گئی۔

ایسے حالات میں ایک مردِ مجاہد کی ضرورت تھی جو شریعت و طریقت کا جامع ہو، قدرت کی جانب سے سرزمینِ ہند کو بالخصوص اور عالمِ اسلام کو بالعموم حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت ایک عظیم نعمت ارزانی فرمائی اور آپ نے دینِ مبین کی ایسی تجدید فرمائی کہ حق پوری آب و تاب سے جلوہ گر ہوا آپ کے اس ولولہ انگیز اور بے مثل انقلاب کی حکایت اہلِ ایمان کے روح اور قلب کے لیے نہایت لذیذ ہے یہ حکایت اس لائق ہے کہ اسے بار بار دہرایا جائے، اس کے ہر بار دہرانے میں اہل ایمان اپنے دلوں میں نیا ولولہ محسوس کرتے ہیں۔

سترہ برس کی عمر میں آپ نے علومِ نقلیہ اور عقلیہ سے فراغت کے بعد اپنے والدِ گرامی کے مدرسہ میں مسندِ افادہ پر متمکن ہوئے تو سینکڑوں طلباء جوق در جوق آنے لگے، شب و روز درس اور تدریس کا مشغلہ جاری رہتا تفسیر اور احادیث کے اسباق ہوتے چناں چہ آپ کے مدرسے کے بہت سے طلباء فارغ التحصیل ہوئے۔ (۱)

تقریباً ۹۹۸ھ میں آگرہ میں تشریف لائے اور وہاں تدریس شروع کی آپ کے حلقہ درس میں فضلائے عصر شامل ہوتے جب وہاں کے علماء سے

---

(۱) حضرت مجدد الفِ ثانی سید زوار حسین شاہ ص ۱۴۳

Marfat.com

ملاقاتیں ہوئیں علمی مذکرے ہوئے تو آپ کے علمی تفوق کا برملا اعتراف ہونے لگا، ابوالفضل اور فیضی جیسے اعلی علمی مقام رکھنے والے بھی آپ کے گرویدہ ہو گئے بلکہ جہاں مشکل محسوس کی آپ سے علمی معاونت حاصل کی، یہاں آپ نے بے دینی اور گمراہی کے سرچشموں سے واقفیت بہم پہنچائی اور ان کے طریقِ واردات کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرمایا نیز اپنے تجویز فرمودہ انقلاب کے لیے کارآمد امراء اور درباری لوگوں میں سے مختلف افراد سے واقفیت بہم پہنچائی، اور ان کے دلوں میں اپنی علمی استعداد اور روحانی برتری کا سکہ بٹھایا، اسی دوران آپ نے رسالہ ''ردِروافض'' قلمبند فرمایا جس کی بدولت آپ کا حلقہء اثر سرزمینِ ہند کی حدود سے نکل کر ماوراء النہر تک پھیل گیا اور بعد کے سالوں میں اس علاقے کے بہت سے علماء فقہاء فضلا اور ذی اثر حضرات آپ کے حلقہء ارادت میں داخل ہوئے، جو بعد میں آپ کے انقلاب میں آپ کے دست و بازو ثابت ہوئے، مطلق العنان حکمران کے دارالحکومت میں رہ کر بھی آپ نے کبھی حق سے منہ نہ موڑا بلکہ علی رؤس الاستشہاد حق کا اعلان فرماتے رہے۔

قیامِ آگرہ کے دوران رمضان المبارک میں اکبر بادشاہ نے عید کا اعلان کرا کے لوگوں کے روزے تڑوا دیئے، اتفاقاً اسی روز ابوالفضل کی آپ سے ملاقات ہوئی اسے معلوم ہوا کہ آپ روزے سے ہیں تو اس نے وجہ دریافت کی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے فرمایا: چاند کے متعلق اب تک شرعی شہادت مہیا نہیں

ہوئی، ابوالفضل نے کہا "بادشاہ نے خود چاند دیکھا ہے" حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے بے ساختہ فرمایا:۔

"بادشاہ بے دین است اعتبار ے ندارد"

"باشاہ بے دین ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے" ①

قیام آگرہ سے گھر کی طرف واپسی پر تھانیسر کے رئیس شیخ سلطان کی صاحبزادی سے عقدِ ازدواج بھی اس انقلاب کے لیے معاون ثابت ہوا، چوں کہ شیخ سلطان تھانیسری بادشاہِ وقت کے مقربین سے تھے۔

یوں تو حضرت مجددِ الفِ ثانی علیہ الرحمۃ دعوت و تبلیغ کا آغاز بہت پہلے کر چکے لیکن حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ' کی خدمت میں پہنچنے اور حضرت خواجہ کی توجہاتِ شریفہ نے اس میں مہمیز کا کام کیا خود حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کا دربارِ اکبری کے امراء پر بڑا اثر تھا آپ کے تعارف سے یہ امراء حضرت مجدد کے کام اور نام سے مزید متعارف ہوئے یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے حضرت خواجہ کے کام اور مشن کو آگے بڑھایا، اکبری فتنہ والحاد کی جڑیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں آپ نے ان جڑوں کا چن چن کر صفایا کیا اور شیخ اور مرشد کے کام کو بحسن و خوبی پایۂ تکمیل تک پہنچایا، جس طرح حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے قبل حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نہ ہوتے اور

---

① علمائے ہند کا شاندار ماضی، سید میاں محمد، ص ۱۵۵، ۱۵۶۔

آئندہ کی فتوحات کے لیے زمین ہموار نہ کر چکے ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فاتحِ اعظم نہ ہوتے اسی طرح اگر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہاتِ کریمانہ اور نظرہائے عنایات سے بہرور نہ ہوتے تو شاید مجدد الفِ ثانی نہ ہوتے، حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو مجدد اعظم اور مجدد الف ثانی بنانے والی ذات بجاطور پر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے انقلاب کی راہ ہموار کرنے کی غرض سے وہی طریق کار اختیار فرمایا جو حضرت امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تھا گویا امامِ اعظم رحمہ اللہ کے انقلاب کا حسنِ جمیل ہمیں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے انقلاب میں نظر آتا ہے جس طرح امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے رجالِ کار تیار فرمائے حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ نے بھی مردم سازی کی طرف پوری توجہ مبذول فرمائی، اپنے مریدین وخلفاء کو مختلف علاقوں میں دعوت وتبلیغ کے لیے مقرر فرمایا چناں چہ آپ کا سب سے بڑا مدِ مقابل جہانگیر اپنی خودنوشت تزکِ جہانگیری میں آپ کے حلقہ کی ہمہ گیری کے بارے میں یوں اعتراف کرتا ہے: ''شیخ احمد نامی ایک مکار سرھند میں مکر وفریب کا جال بچھا کر کئی نادان اور بے سمجھ لوگوں کو اپنے فریب میں پھانسے ہوئے ہے، ہر شہر اور ہر علاقے میں اس نے اپنے مریدوں میں سے ایک ایک کو جو معرفت کی دکانداری، معرفت فروشی اور لوگوں کو فریب دینے میں پوری مہارت رکھتے ہیں خلیفہ کے نام سے

Marfat.com

مقرر کیا ہے۔ ①

دشمن سے کلمہ خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی، اس معاندانہ تحریر کا لفظ لفظ زبانِ حال سے پکار پکار کا یہ اعلان کر رہا ہے کہ آپ نے جو رجالِ کار تیار فرمائے ان کی تعداد کتنی کثیر تھی اور معاشرہ پر ان کی گرفت کتنی مظبوط تھی، الفضل ماشهدت به الاعداء اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:۔

ہندوستان کا شاید ہی کوئی شہر ہو جس میں آپ کا خلیفہ نہ ہو صرف انبالہ میں پچاس خلفاء مصروف کار تھے۔ ② حضرت خواجہ میر محمد نعمان کو خلافت عطا فرما کر دکن بھیجا تو ان کی خانقاہ میں کئی کئی سو سوار اور بے شمار پیادہ ذکر اور مراقبے کے لیے حاضر ہوتے، شیخ بدیع الدین سہارن پوری کو خلافت عطا فرما کر پہلے سہارن پور پھر شاہی لشکر گاہ آگرہ میں متعین کیا، ان کو وہاں قبولِ عام حاصل ہوا، بہت سے اراکینِ سلطنت ان کے حلقہ بگوش ہوئے، لشکر کے ہزار ہا آدمی مرید ہوئے، ہر روز اس قدر ہجوم ہوتا کے بڑے بڑے امراء کو بڑی مشکل سے شیخ کی زیارت کی نوبت آتی۔

شیخ طاہر لاہوری کو لاہور (جو بقول مجدد الفِ ثانی دوسرے شہروں کی

---

① (۱) تذکرہ مجدد الف ثانی ص ۲۸۹

(۲) توزک جہانگیری ۱۱۸/۲

② تذکرہ مجدد الف ثانی ص ۲۸۹

Marfat.com

نسبت سے قطب ارشاد ہے۔) ① روانہ فرمایا، یہاں آپ کے ذریعہ دعوت و تبلیغ اور تعلیماتِ مجددیہ عام ہوئیں، شیخ نور محمد پٹنی کو اجازت مرحمت فرما کر پٹنہ روانہ فرمایا ان سے اس علاقہ میں علومِ دینیہ کا افادہ عام ہوا، شیخ حمید بنگالی کو منازلِ سلوک طے کرائیں اور تعلیم و طریقت کی اجازت دے کر بنگال روانہ کیا، شیخ طاہر بدخشی کو تکمیل کے بعد جون پور روانہ کیا، مولانا احمد برکی تعلیم و تربیت میں مُجاز ہونے کے بعد برک پہنچ کر ارشاد و تربیت میں مشغول ہو گئے۔ ②

الغرض آپ نے ہندوستان کے کونے کونے میں مبلّغین کا جال تو بچھا ہی دیا تھا جس سے آپ کی عظمتِ شان، حسنِ تربیت اور قوتِ ارشاد کا آوازہ بیرون ہند تک پہنچ گیا تھا لوگ جوق در جوق زیارت اور استفادہ کے لیے آنے لگے ماوراء النہر، توران، خراسان، بدخشان، کاشغر، کابل (افغانستان) اور دیگر عجمی ممالک میں اپنے خلفاء و نائبین روانہ کیے۔ ۷۰ افراد ۱۰۲۶ھ میں مولانا محمد قاسم کی قیادت میں ترکستان روانہ کیے، دس تربیت یافتہ مبلّغین کی جماعت مولانا محمد صادق کابلی کے ماتحت کاشغر، ۳۰ خلفاء مولانا شیخ احمد برکی کی

---

① آں بلدہ (لاھور) نزد فقیر ھمچو قطب ارشاد است نسبت بہ سائر بلاد ھندوستان خیر و برکت آں بلدہ بجمیع بلاد ھندستان ساری است (مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب ۷۲)

② تاریخ دعوت و عزیمت، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حضرات القدس، زبدۃ المقامات، روضۃ القیومیہ۔

Marfat.com

قیادت میں توران بدخشان اورخراسان روانہ فرمائے ،اس کے علاوہ آپ نے عرب ممالک میں بھی اپنے تربیت یافتہ افراد روانہ فرمائے چناں چہ مولانا فرخ حسین کی قیادت میں عرب ،یمن ،شام اور روم کی طرف ۴۰افراد کا قافلہ روانہ فرمایا۔ ①

اِبلاغ کے طریقے ہر دور میں اس دور کے حالات کے مطابق ہوتے ہیں،اُس دور میں ذاتی ملاقاتوں کے علاوہ خط وکتابت کے ذریعے ہی سے تعلقات استوار ہو سکتے تھے ،حضرت مجدد علیہ الرحمۃ وقتاً فوقتاً اپنے مقرر کردہ افراد، خلفاء،اراکینِ سلطنت، اعیانِ مملکت اور بادشاہ کے معتمد علیہ لوگوں کی جانب اصلاح کے لیے مکاتیب ارسال فرماتے رہتے، ان مکاتیب میں آپ ان کو اسلامی عقائدو نظریات اور دیگر شعائرِ اَرکان کی صحت وصداقت کا معتقد بنانے اوراحکامِ کفر سے بادشاہ کے دل میں نفرت پیدا کرنے کی جانب متوجہ کرتے جہانگیر کے دربار کا شاید ہی کوئی ممتاز رکن ہوگا جس کے نام آپ کے خطوط نہ ہوں،اورتحریر میں آپ نے ایک بلند پایہ انشاء پرداز وادیب کا رنگ اپنایا چناں چہ مناظر احسن گیلانی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حضرت نے لکھنے لکھانے میں کیا وہ رنگ اختیار نہیں کیا تھا جو اس عہد میں بڑے بڑے انشاء پردازوں کا تھا؟ ایک طرف ابوالفضل کی سحر نگاریوں کو

---

① روضۃ القیومیہ۔ تاریخ دعوت وعزیمت

Marfat.com

رکھئے اور دوسری طرف حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے زورِ قلم کو رکھئے پھر اندازہ کیجئے کہ انشاء کا زور کس میں ہے، اسی کے ساتھ آپ نے دینی حقائق کی تعبیر میں اپنے زمانے کا ساتھ دیا، کہتے وہی تھے جو تیرہ سو برس سے بیشتر کہا جاتا تھا لیکن کہنے کا ڈھب وہ اختیار کیا کہ سننے والے کو محسوس ہوتا تھا کہ شاید کوئی نئی بات سن رہا ہے، ایک نیا فلسفہ، نئے نظریات اور جدید نظام اس کے سامنے پیش ہو رہا ہو۔" ①

....

عام لوگ انقلاب کے اثرات اور ثمرات تو دیکھتے ہیں لیکن ان کی نظروں سے وہ سارے مراحل اوجھل ہوتے ہیں جن سے گزر کر یہ برپا ہوتا ہے، انقلاب نہ کبھی پھولوں کی کیاریوں سے گزر کر آیا ہے اور نہ مخالفین نے اسے کبھی سایۂ دیوار میں بیٹھ کر سستانے کا موقع دیا، قبل اس سے کہ آپ یہ انقلاب انگیز کام شروع کریں، گوالیار کی اسیری کا واقعہ پیش آگیا جو کئی جہتوں سے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی حیات اور اس عہد کی اصلاحی تجدیدی تاریخ کا اہم واقعہ ہے، جہانگیر انقلابِ مجددی کے ہمہ گیر اثرات اور مقبولیت (نیز بعض حاسدوں نے بادشاہ کے کان بھرے اور کم فہمی کے باعث آپ کی تحریرات کی غلط تشریحات وتوضیحات کیں) سے خائف ہو کر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اپنے دربار میں طلب کیا مطلق العنان، ظالم، جابر اور قاہر بادشاہ کے دربار میں مصلحِ قوم بوریا نشین

① تذکرہ مجدد الف ثانی ص ۹۷۔

Marfat.com

مردِ خود آگاہ بے نیازانہ انداز سے داخل ہوا اور کلمۂ حق کہہ کر جہاد کا حق ادا کر دیا، کلمۂ حق کی پاداش میں جہانگیر نے نہ صرف آپ کو قلعہ گوالیار میں پابندِ سلاسل کیا، بلکہ گھر اُجاڑ دیا، کتب خانہ ضبط کر لیا، جائداد، کنواں، باغ زمین ضبط اور جو کچھ پاس تھا سب ضبط کر کے بے آسرا کر دیا ① مگر آپ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے، ② یہ نظر بندی بہت سی حکمتوں اور دینی مصالح پر مبنی تھی حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح آپ نے رفقائے زنداں میں دعوت و تبلیغ اور رشد و ہدایت کا کام پوری سرگرمی سے شروع کر دیا، کئی ہزار غیر مسلم قیدی آپ کی دعوت و تبلیغ اور صحبت اور تربیت سے

---

① (ا) توزک جہانگیری ص ۲۷۲۔۲۷۳ (اا) مکتوب شریفہ ۲ دفتر ۳

② قید کے ابتدائی ایام میں اپنے فرزندِ گرامی حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی قیوم ثانی علیہ الرحمۃ کے نام جو مکتوب تحریر فرمایا وہ آپ کی کمالِ جمعیت پر دال ہے پیکرِ تسلیم و رضا بنے رہے اور اسی کی تلقین اپنے اعزہ کو بھی فرمائی (ملاحظہ ہو مکتوب امام ربانی جلد ۳ مکتوب ۸۳/۲) آپ کو صرف نظر بند ہی نہیں کیا گیا بلکہ ذلیل و رسوا کرنے کی غرض سے ایک غیر مسلم امیر کے سپرد کیا تاکہ خوب سختی کرے آپ کے اہل و عیال پر بھی ظلم و ستم روا رکھا گیا (سیرت مجدد الف ثانی، ص ۲۴۲) آخرکار جہانگیر کو اپنے کیے پر ندامت ہوئی، اس نے آپ کی رہائی کا حکم صادر کیا، جہانگیر اس وقت کشمیر میں تھا آپ کو وہاں پہنچایا گیا، جہانگیر نے اکبر کے جاری کردہ دین کی سرپرستی سے دست برداری اختیار کر لی، اور حضرت مجدد الفِ ثانی کی انتھک جان توڑ کوششوں اور بے مثال قربانیوں کی بدولت اسلام کی ضائع شدہ عظمت و شوکت بحال ہوئی بلکہ زمانے نے ثابت کر دیا کہ ہر آنے والا دن، مہینہ اور سال اسلام کی ترقی اور عروج کا پیغام بن کر آیا۔

Marfat.com

مشرف بہ اسلام ہوئے اور سینکڑوں ارادت اور صحبت سے سرفراز ہو کر درجاتِ عالیہ تک پہنچے، ڈاکٹر آرنلڈ اپنی کتاب PREACHANG OF ISLAM میں یوں رقمطراز ہے:۔

''شہنشاہ جہانگیر کے عہد میں ایک سنی عالم شیخ احمد مجدد نامی تھے جو شیعی عقائد کی تردید میں خاص طور پر مشہور تھے، شیعوں کو اس وقت دربار میں رسوخ حاصل تھا، ان لوگوں نے بہانے سے انہیں قید کرا دیا، دو برس وہ قید رہے، اس مدت میں اُنہوں نے اپنے رفقائے زنداں میں سے سینکڑوں بت پرستوں کو حلقہ بگوش بنالیا''۔ ①

....

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی انقلابی سرگرمیاں ان تمام جہات کو تھیں جن میں خرابیوں کے جراثیم در آئے تھے، چناں چہ دینِ الٰہی، شیعیت، ہندومت، تصوف کی غلط تعبیرات اور عام بدعمالی کی جس قدر صورتیں تھیں ان تمام کی بڑے حکیمانہ انداز میں اصلاح فرمائی۔

اُس نازک دور میں اسلام کی بیخ کنی اور خانقاہوں میں سنّت کی ناقدری کی جاری رہی تھی اور صاف صاف کہا جا رہا تھا کہ ''شریعت اور طریقت دو الگ الگ کوچے ہیں جن کی راہ و رسم ایک دوسرے سے جدا اور جن کا قانون ایک دوسرے

---

① حضرت مجدد الفِ ثانی یورپ کی نظر میں، بقلم مولانا عبدالماجد دریابادی۔

سے الگ ہے۔'' حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اس کی اصلاح فرمائی اور ارشاد فرمایا:''طریقت تابع وخادمِ شریعت ہے، کمالاتِ شریعت احوال ومشاہدات پر مقدم ہیں ایک حکمِ شرعی پر عمل ہزار سالہ ریاضت سے نافع ہے، اتباعِ سنت میں قیلولہ احیائے لیل (شب بیداری) سے افضل ہے، حلت وحرمت میں صوفیاء کا عمل سند نہیں، کتاب وسنت اور کتب فقہ کی دلیل چاہیے، اہلِ ضلالت کی ریاضتیں موجب قرب نہیں باعثِ بُعد ہیں، صور واشکالِ غیبی داخلِ لہوولعب ہیں، تکلیف شرعی کبھی ساقط نہیں ہوتی۔'' ①

....

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے

(ا) غیر سرکاری سنجیدہ طبقہ کی اصلاح فرمائی۔

(ب) ارکانِ سلطنت کی اصلاح فرمائی۔

(ج) بادشاہ کی اصلاح فرمائی۔

(د) علماء سوء اور صوفیائے خام کی اصلاح فرمائی۔

آپ نے اپنے دور کے بپھرے ہوئے گمرائی کے سیلاب کا رخ پھیر کر ملتِ اسلامیہ کی رگوں میں تازہ خون جاری کر دیا، مجددی انقلاب سے پہلے اور بعد میں ہمیں شخصیات میں کوئی انقلاب نظر نہیں آتا، انقلاب سے قبل اور بعد وہی امراء،

---

① تاریخ دعوت وعزیمت ج ۴ ص ۲۴۵۔۲۴۶۔

منار الهدى

MANAR-UL-HUDA